السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زکوۃ وفطرہ وکھال قربانی کتنے آدمی پر تقسیم کیے جاتے ہیں اس کا جواب قرآن واحادیث سے بیان فرمایئے بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم کرنے کا حکم ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

إِنَّمَا الصَّدَقـٰتُ لِلفُقَراءِ وَالمَسـٰكينِ وَالعـٰمِلينَ عَلَيها وَالمُؤَلَّفَةِ قُلوبُهُم وَفِى الرِّقابِ وَالغـٰرِمينَ وَفى سَبيلِ اللَّهِ وَابنِ السَّبيلِ فَريضَةً مِنَ اللَّهِ ٦٠ ... سورة التوبة

یعنی زکوۃ فقیروں کے لیے ہے اور مسکینوں کے لیے ہے اور ان لوگوں کے لیے ہے جو اس پر عامل ہوں اور مؤلفۃ القلوب کے لیے ہے اور گردن چھوڑانے کے لیے ہے اور قرض داروں کے لیے ہے اور اللہ کی راہ میں صرف کرنے کے لیے ہے اور مسافر کے لیے ہے اور فطرہ بھی انہیں آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ کو زکوۃ فرمایا ہے چنانچہ فرمایا :

"فَمَن أَدَّاہا قَبلَ الصَلاَةِ، فَہِیَ زَکَاةٌ مَقبُولَةٌ، "[2]

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

"فَرَضَ رَسُولُ اللَّہِ - صلی اللہ علیہ وسلم - زَکَاةَ الفِطرِ"[3]

اور کھال قربانی کا وہی حکم ہے جو کھال ہادی کا حکم ہے اور کھال ہادی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مسکینوں کو بانٹ دیں صحیحین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔

"قال : أمرني رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن أقوم علی بدنہ وأن أقسم جلودہا وجلالہا وأن لا أعطی الجازر شیئاً منہا"[4]

سبل السلام میں ہے :

"وَحُكمُ الأُضحِيَةِ حُكمُ الهَديِ فِي أَنَّهُ لَا يُبَاعُ لَحمُهَا وَلَا جِلدُهَا وَلَا يُعطَى الجَزَّارُ مِنهَا شَيئًا " (واللہ اعلم بالصواب)

(سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ۔ جو صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کردے تو وہ زکوۃ مقبول ہے ۔

[2] ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کو فرض قرار دیا ۔

[3] ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کی قربانی کا گوشت کھالیں اور پالان وغیرہ مسکینوں پر تقسیم کردوں اور قصاب کی اجرت اس میں سے نہ دوں ۔

[4] ۔ قربانی کا حکم ہادی کا حکم ہے اس کے گوشت اور چمڑے کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی قصاب کو اس میں سے اجرت دی جاسکتی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نذیریہ